مطبوعات

مشاہیرِ اسلام | مؤلفہ: جناب ڈاکٹر حسن ابراہیم حسن ایم اے پی ایچ ڈی پروفیسر تاریخ اسلام قاہرہ یونیورسٹی
مترجمہ: جناب مولوی محمد زکریا صاحب۔ شائع کردہ: پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی (کراچی) قیمت پانچ روپے بلا جلد

جس طرح کتاب و سنت ہمارے لیے سرچشمۂ ایمان و احکام ہیں، اسی طرح ہمارے عظیم المرتبت معماران ملّت ۔ صحابہ، تابعین، تبع تابعین ۔ کے کارناموں اور ان کے سیر و سوانح کا ریکارڈ ہمارے لیے سرچشمۂ روایات ہے! اور یہ حقیقت ہے کہ اپنے زرّین ماضی سے رشتہ جوڑے بغیر اور اسلاف کے سرچشمہ ہائے فکر و عمل سے استفادہ کیے بغیر ہم کسی روشن مستقبل کی طرف ترقی کا ایک قدم نہیں بڑھا سکتے۔ یہ وہ ضرورت ہے کہ جو تاریخ کی صحیح تدوین اور اس کو نئی نسلوں کے سامنے لانے کی مؤثر تدابیر کو ناگزیر بنا دیتی ہے۔ اسی احساس کے تحت جناب فضل الرحمٰن صاحب سابق وزیر تعلیم کی فرمائش پر فاضل مؤلف نے (جو پہلے سے علمی حلقوں میں متعارف ہیں) اس کتاب میں ۲۹ تاریخی شخصیتوں کو نہایت اچھے اور عام فہم انداز میں پیش فرمایا ہے اور اب یہ مجموعہ اردو میں ترجمہ ہو کر پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی کے ذریعے سامنے آگیا ہے۔ خوشی کی بات ہے کہ اس کتاب کے عنوان کے مطابق فی الواقع "مشاہیرِ اسلام" ہی کو فہرست میں لایا گیا ہے، ورنہ ایک ذہن وہ بھی ہے جو اکبر اور مصطفیٰ کمال کو بھی "مشاہیرِ اسلام" کی صف میں رکھتا ہے۔ یہ کتاب طلباء، نوجوان طبقوں اور عام مسلمانوں کے لیے بہت مفید رہے گی۔

باب الخوارج | مؤلف: ابو العباس محمد بن یزید بن عبد الاکبر (سنہ ۲۱۰ھ تا سنہ ۲۸۶ھ) المعروف بالمبرد۔
مترجم: جناب عبدالصمد صارم۔ استاذ عربی و فارسی، اورینٹل کالج، لاہور۔ شائع کردہ: المکتبۃ العلمیہ ۱۵ لیک روڈ لاہور۔ ضخامت ۱۰۸ صفحات۔ قیمت بلا جلد ۴ روپے۔

کتاب کا پورا نام "باب الخوارج من کتاب الکامل للمبرد" ہے۔ یعنی کتاب میں سے صرف ایک باب لے لیا گیا ہے۔ خوارج ہماری تاریخ کا ایک ایسا فاسد گروہ ہے کہ جو تاریخی لحاظ سے بحث و تحقیق کا ایک دلچسپ

موضوع بننے کے قابل ہے۔ ان کے کردار کا مطالعہ کرتے ہوئے سب سے بڑی دلچسپ چیز جو سامنے آتی ہے وہ ان کا عجیب ذہنی و اخلاقی تضاد ہے جس نے محدود اور مسخ شدہ معنوں کے لحاظ سے "تقویٰ" کے ساتھ ایک احمقانہ اور مفسدانہ اجتماعی مسلک کا جوڑ لگا رکھا تھا۔ چنانچہ مقدمۂ کتاب میں خوارج کا تعارف کراتے ہوئے ان کے یک رُخے تقویٰ کا تذکرہ ان فقروں سے کیا گیا ہے کہ " یہ لوگ بہت زیادہ عابد و زاہد، متقی اور پرہیزگار تھے"... " دن بھر روزہ رکھتے اور رات بھر عبادت کرتے، جھوٹ کو حرام اور جھوٹے کو کافر کہتے۔ وعدے کے انتہائی پکے تھے"۔ . . " تلوار کے نیچے بھی حق بات کہنے سے نہ چوکتے تھے۔ موت کے بہت زیادہ مشتاق اور دلدادہ تھے"۔ . . " نماز بہت ہی خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرتے تھے۔ طویل رکوع و سجود میں شہرت رکھتے تھے" (وغیرہ)۔ حقیقت یہ ہے کہ بعض اوقات عقیدہ و مسلک کا بنیادی اور مجموعی فساد مذہبی افراد اور گروہوں میں یہ نفسیاتی ردِعمل پیدا کر دیتا ہے کہ ایک محدود پہلو میں "تقویٰ" کی بڑھوتری آماس کی طرح ہونے لگتی ہے، لیکن نتیجہ کے لحاظ سے، ایسا تقویٰ بجائے خود ایک علامتِ فساد بن جاتا ہے۔

اس کتاب میں خوارج کی تاریخ کو پیش کرنے والی بہت سی روایات و معلومات یکجا ملیں گی۔ عربی متن دے کر اردو ترجمہ سطر بہ سطر شامل کر دیا گیا ہے۔ عربی ہی میں ضروری حواشی بھی شامل ہیں۔ لکھائی چھپائی معمولی مرتبے کی ہے۔

اساسِ عربی | مؤلفہ: جناب محمد نعیم الرحمٰن صاحب ایم اے (لیکچرار الٰہ آباد یونیورسٹی) شائع کردہ: نور محمد کارخانہ تجارتِ کتب آرام باغ۔ فریئر روڈ کراچی۔ قیمت بلا جلد ۵ روپے۔

دینی حس کی بیداری کے ساتھ ساتھ عربی زبان سیکھنے کا جذبہ بھی ملک میں آہستہ آہستہ بڑھ رہا ہے۔ یوں بھی اب ایک آزاد مسلم قوم ہونے کی حیثیت سے دوسرے مسلمان ممالک سے سیاسی و معاشرتی روابط استوار کرنے کے لیے عربی زبان کی اہمیت ہمارے ہاں بڑھ رہی ہے۔ قدرتی طور پر اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے اچھی کتابوں کی مانگ ہے۔ چنانچہ ہم اعتماد سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ اساسِ عربی جو ٹیچر کی عربی گرامر پر مبنی ہے اپنے انداز اور اسلوب کے لحاظ سے ایک اچھی کتاب ہے۔ قواعد کی تقسیم کا انداز بہت صاف اور سادہ ہے۔ معیارِ طباعت بہت اچھا ہے۔

ابوالاعلیٰ مودودی | از جناب علی سفیان آفاقی۔ شائع کردہ: سندھ ساگر اکادمی، لاہور۔ قیمت دو روپے ۱۲ آنے۔

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی مدیر ترجمان القرآن کی شخصیت کو اب ایک مستقل موضوع "بننے سے نہیں بچایا جاسکتا۔ ایسے مقامِ شوق پر آ پہنچنے والوں کو مختلف زاویوں سے اور مختلف ذہنوں کے ساتھ زیرِ مطالعہ و تبصرہ لایا جاتا ہے۔ صحافت کے میدان میں تو مولانا کی شخصیت آئے دن زیرِ بحث رہتی ہی ہے، کتابوں کی دنیا میں پہلا نقش علی سفیان آفاقی کے قلم سے ہمارے سامنے آیا ہے۔ علی سفیان آفاقی ہمارے ان چند اخبار نویسوں میں سے ایک ہیں جن کا ذاتی جوہرِ شرافت صحافت کے موجودہ فاسد ماحول میں بھی کسی نہ کسی حد تک سلامت رہ گیا ہے۔ اسی جوہرِ شرافت کی وجہ سے ہمارے ساتھ ان کا تعلق دوستانہ ہے۔ اپنی کتاب میں علی سفیان آفاقی نہ تو ایک مرعوبیت زدہ شخصیت پرست کی حیثیت سے سامنے آتے ہیں، نہ ایک نکتہ چین مخالف بن کر۔ کیونکہ بظاہر ان کے مزاج کی ساخت میں اس طرح کی افراط و تفریط پائی ہی نہیں جاتی —— بلکہ وہ مولانا کا مطالعہ بالکل بے لاگ طریقے سے کر کے اپنے تاثرات سامنے لائے ہیں۔ اس لحاظ سے کتاب میں خاصی قدر و قیمت ہے۔ جماعت اسلامی اور بعض متعلقہ افراد کے بارے میں آفاقی صاحب کی رائے میں غلط فہمی بھی کام کرتی نظر آتی ہے، لیکن ایسے موقعوں پر کہیں "شر" کی کوئی جھلک نہیں ملتی۔ جو کچھ کہا گیا ہے، اخلاص و دیانت کے ساتھ کہا گیا ہے۔ کتاب کا ڈھانچہ "رپورتاژ" کے دلچسپ نقشے پر اٹھایا گیا ہے جس کی وجہ سے ایک کہانی کی سی دلچسپی پیدا ہوگئی ہے۔ خود مولانا کے برادرِ اکبر، مولانا کے صاحبزادے، مولانا کے رفقائے کار، مولانا کے ایک مشہور سابق پڑوسی، جناب حبیب اللہ صاحب آوج سے مختلف انٹرویو لیے گئے ہیں اور وہ جوں کے توں شاملِ کتاب ہیں۔ مولانا کے چند خطوط، ایک کتاب پر لکھے ہوئے حواشی، ایک تقریر کے نوٹ، اس مقصد سے مؤلف نے پیش کر دیے ہیں کہ ان سے مولانا کے ذہن و کردار کی ساخت پر روشنی پڑتی ہے۔

اس کتاب کو بہرحال پڑھا اسی ذہن سے جانا چاہیے کہ ایک شخص کی زندگی سے ہمیں کیا سبق ملتے ہیں، اور ہم اپنے خیالات اور اپنے کردار کو بنانے میں اس سے کیا مدد لے سکتے ہیں۔ بظاہر مؤلف کا مقصود بھی یہی ہے ورنہ کسی کی بڑائی کو بُت بنا کے سامنے رکھ لینا ایک فضول اور مہلک حرکت ہے۔